کال سینٹر کی جاب کرنے کا حکم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری

فتوی نمبر: WAT-2935

تاریخ اجراء: 29 محرم الحرام 1446ھ / 05 اگست 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کال سینٹر کی جاب کرنا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

فی نفسہ (اپنی ذات کی حد تک) کسی کال سینٹر پر کسی ادارے کی تشہیر یا اس کی معلومات فراہم کرنے کے لیے جاب کرنے میں حرج نہیں، جبکہ جائز کام کی تشہیر ہو اور اس میں کوئی ناجائز و خلافِ شرع کام نہ کرنا پڑے۔

چنانچہ جائز کام کی اجرت کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے "بہر حال نفسِ اجرت کہ کسی فعلِ حرام کے مقابل نہ ہو، حرام نہیں، یہی معنی ہیں اس قولِ حنفیہ کے کہ: "یطیب الاجر وان کان السبب حراما کمافی الاشباہ وغیرھا" یعنی اجرت طیب ہوگی، اگرچہ سبب حرام ہے، جیسا کہ الاشباہ وغیرہ میں ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج19، ص501، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

لیکن اگر ناجائز کام کی تشہیر کرنی ہو یا ناجائز کام کے بارے میں رہنمائی و ذہن سازی کرنی ہو یا جھوٹ بولنا پڑے یا اس میں دھوکہ شامل ہو یا اس جیسا کوئی اور ناجائز کام کرنا پڑے، تو کال سینٹر پر ایسی جاب کرنا، ناجائز و حرام ہے۔

گناہ کے کام پر مدد کرنا گناہ ہے، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (پارہ 6، سورۃ المائدۃ، آیت 02)

اس آیت مبارکہ کے تحت احکام القرآن للجصاص میں ہے "نھی عن معاونۃ غیرنا علیٰ معاصی اللہ تعالی"

ترجمہ: اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں پر کسی کی مدد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (احکام القرآن، ج02، ص381، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

محیط برہانی میں ہے"الاعانۃ علی المعاصی والفجور والحث علیھا من جملۃ الکبائر"ترجمہ: گناہوں اور فسق وفجور کے کاموں پر مدد کرنا اور ان پر ابھارنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔(المحیط البرھانی،ج08،ص312،دار الکتب العلمیۃ،بیروت)

ناجائز کام پر اجارہ بھی ناجائز ہے،چنانچہ مبسوط سرخسی میں ہے"ولا تجوز الاجارۃ علی شيء من الغناء و النوح والمزامیر والطبل وشیئ من اللھو لأنہ معصیۃ والاستئجار علی المعاصی باطل،فان بعقد الاجارۃ یستحق تسلیم المعقود علیہ شرعاً ولا یجوز أن یستحق علی المرء فعل بہ یکون عاصیا شرعا"ترجمہ:اور گانے باجے،نوحہ،مزامیر،طبل بجانے اور کسی بھی قسم کے لہو ولعب کے کام پر اجارہ جائز نہیں، کیونکہ یہ گناہ ہے اور گناہوں پر اجارہ کرنا باطل ہے،کیونکہ عقد اجارہ کے سبب معقود علیہ (جس چیز پر اجارہ کیا گیا ہے)کو سپرد کرنے کا شرعاً استحقاق ثابت ہو جاتا ہے اور یہ جائز نہیں کہ کسی شخص پر ایسے فعل کا استحقاق ثابت ہو جس سے وہ شرعاً گنہگار ہو جائے۔(المبسوط للسرخسی،کتاب الاجارات،ج16،ص38،دار المعرفۃ،بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net